

اویما

خارجہ پالیسی میں کثیر جہتی سفارت کی اہمیت

میشل آشنیں

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ پالیسی فوراً تبدیل نہیں ہوگی۔

اس کا امکان ہے کہ ”کثیر جہتی کا قول وقرار اور مضبوط ہوگا۔“ یہ ایک ایسا طرز عمل ہے جس کا خیر مقدم دنیا میں بہت سے لوگ کریں گے۔ کیونکہ اس سلسلے میں فلینکن نے ایسے متعدد میں الاقوامی اور خارجی مطالعہ جات کا حوالہ دیا جن میں کہا گیا ہے کہ ”امریکہ میں اس وقت یہ احساس کافی گھرا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی کی مت درست نہیں ہے۔“ پوری دنیا میں بہت سارے لوگ اسے غور سے دیکھیں گے کہ ۲۳ ویں صدر کس طرح امریکہ کے اتحادیوں کے ساتھ کام کرتے ہیں، میں الاقوامی اداروں کے ساتھ کیا سارا بارکتھے ہیں اور میں الاقوامی چیلنجوں کا کس طرح مقابلہ کرتے ہیں۔

اویما کی خارجہ پالیسی کے اهداف

امریکیوں کو توقع ہے کہ اویما کی خارجہ پالیسی کی اہم قلمروں میں عراق اور افغانستان کی جنگیں اور عالمی مالیاتی بحران شامل ہوں گے۔

فلینکن نے کہا کہ چونکہ اس وقت دو جنگیں چل رہی ہیں اس لئے پیش امریکیوں کو توقع ہے کہ عراق اور افغانستان کی سلامتی اور وہاں کی صورت حال اویما کی خارجہ پالیسی کی اہم قلمروں میں شامل ہوگی۔ اسی طرح مالی بحران کو بھی، جس کے اثرات عالمی طور پر محسوس کئے جا رہے ہیں، اویما ترجیح دیں گے۔ اقتدار سنبھالنے سے پہلے اویما ایسی تجھیزوں پر فور کریں گے جن سے عراق میں

بارک اوباما جنوری ۲۰، ۲۰۰۹ کو صدر امریکہ کے عہدے کا حلف اٹھائیں گے تو خارجہ پالیسی میں نیا امریکی طرز تکریز عمل آئے گا، لیکن سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ تبدیلی فوراً نہیں آئے گی۔

سینئر فارا سٹریچ جیڈ انٹرنشنل استڈیز کے اسٹیفن فلینکن نے نومبر ۲ کو امریکی محمد دفتر خارجہ کے پرنسپس سینٹر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اویما انتظامیہ کے دور میں خارجہ پالیسی میں ”حقیقی بہتری کا امکان ہے۔“

فلینکن نے کہا کہ اگرچہ ”کافی توقعات وابستہ ہیں، لیکن حالات کے تبدلیں ہونے کی عجلت کی بھی ایک حد ہے، خاص کر اس پس مظہر میں کہ نئے صدر عالمی مالیاتی بحران، بیرون ملک جاری دوڑی فوجی کارروائیوں اور درون ملک فوری توجہ طلب دیگر ایسی ہی ترجیحات کے ساتھ اقتدار سنبھالنے جا رہے ہیں۔“ اپنی انتخابی مہم کے دوران پورے وقت میں اویما اور ان کے اسٹاف نے اس بات پر مسلسل زور دیا کہ وہ امریکہ کے اتحادیوں کے ساتھ کام کرنے اور تعلقات کو تحکم تر کرنے کیلئے رضا مند ہیں۔ ان کی ہم میں بار بار کہا گیا کہ اویما خارجہ پالیسی میں ایک ایسا کثیر جہتی طرز عمل اپنا کیسے گے جس کے ذریعہ دنیا میں امریکہ کی شبیہ بحال ہوگی۔

فلینکن نے کہا ”میں الاقوامی برادری سے ربط و تعلق کا ایک ذرا مختلف طریقہ کاراپنا یا جائے گا۔“ انہوں نے یہ بھی کہا کہ

انتخابی مہم میں بار بار کہا گیا کہ اویما ”خارجہ پالیسی میں ایک ایسا کثیر جہتی طرز عمل اپنائیں گے جس کے ذریعہ دنیا میں امریکہ کی شبیہ بحال ہو گی۔“



صدر منتخب بارق اوباما اور انکے خارجہ پالیسی کی نامزد نیم (بائیں سے) خارجہ سیکرٹری هلیری کلنن، اقوام متحده میں امریکی سفیر سوزن ارنس اور قومی سلامتی مشیر جیس جونز۔

میں الاقوامی واردات نہ ہو، جیسے کہ کوئی دہشت گردان حملہ یا مالیتی بحران سے تعلق رکھنے والا کوئی برا مسئلہ۔ اسی کوئی واردات ہوگی جو بہت ممکن ہے کہ اگلے صدر کی آزمائش کرے۔

بہت سے صدور نے اپنے ابتدائی دور میں ہی ہر دو میں الاقوامی بحران دیکھے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے دو صدارت کے صرف ۹ میں کے اندر صدر بیش کو ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کے ملتوں کے تھیں ملک کی قیادت کرنی پڑی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ صدر عہدہ سنبھالنے سے پہلے ہی اپنی خارجہ پالیسی تھیں میں بناتا شروع کر دیتے ہیں۔ آنے والے تھوڑی میں صدر منتخب اوباما بھی سکریٹری آف اسٹیٹ، سکریٹری آف ڈپیشٹ ملکوں کے ساتھ بہت مضبوط تعلقات و راثت میں ملیں گے۔ امکان ہے کہ اوباما چین اور ہندوستان پر خصوصی توجہ دیں گے۔ یہ دو بڑی طاقتی ہیں "جو لوگ تھی انقلامی کی خارجہ پالیسی کے اہداف کی صورت گری میں اثر انگیز رول نبھائے گے۔

میشل آئیشن امریکہ کا اثاث گودی اسٹاف قدر کار ہیں۔

تو یہ کہاں ہے کہ اس باظم میں اقتصادی اور سیاسی دونوں طرح کی سرگرمیوں میں علاقائی تعاون کو فروغ دینے میں امریکہ اہم فلینکن نے مزید کہا کہ اوباما "زیادہ بڑے عالمی بیانے پر رول نبھائے گے۔

اپنی پوری انتخابی میم میں اوباما نے بار بار کہا ہے کہ وہ سلطی اور جنوبی امریکی ممالک کے ساتھ امریکہ کے تجارتی معاملات پر نظر ثانی کریں گے۔ فلینکن کے مطابق "اوباما کو موجودہ آزاد تجارتی معاملات میں سے کچھ معاملات پر کڑی تنقید کرتے ہوئے پایا گیا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ آزاد تجارت مختلف طرز عمل ہے بلکہ مجھے

یہ ضرور لگتا ہے کہ اوباما ان میں سے بعض معاملات کے طریقہ کار پر خاص طور سے نظرداں کے خواہش مند ہیں۔" کیش جھنی طرز عمل اپنائے گے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس سے یورپی برادری کو خاص دفعہ چکی ہے۔ فلینکن نے کہا کہ بہت ممکن ہے کہ اگلے صدر یورپی اتحادیوں کے ساتھ شراکت داری میں تی جان ڈالنے کی کوشش کریں۔ اس کے علاوہ اوباما "مشترک دفعہ کے شعبوں میں روس کے ساتھ بھی کام کرنے" کی کوشش کر سکتے ہیں۔

فلینکن نے کہا کہ اوباما انتظامیہ کو ایشیائی ملکوں کے ساتھ بہت مضبوط تعلقات و راثت میں ملیں گے۔ امکان ہے کہ اوباما چین اور ہندوستان پر خصوصی توجہ دیں گے۔ یہ دو بڑی طاقتیں ہیں "جو میں الاقوامی اقتصادی نظام میں اہم رول نبھائیں گے۔" یہ دو بڑی طاقتیں ہیں "جو بڑتی ہوئی اہمیت، کو تسلیم کرے۔ فلینکن نے مزید کہا کہ انہیں

فلینکن نے کہا کہ اوباما انتظامیہ کو ایشیائی ملکوں کے ساتھ بہت مضبوط تعلقات و راثت میں ملیں گے۔ امکان ہے کہ اوباما چین اور ہندوستان پر خصوصی توجہ دیں گے۔ یہ دو بڑی طاقتیں ہیں "جو میں الاقوامی اقتصادی نظام میں اہم رول نبھائیں گے۔" یہ دو بڑی طاقتیں ہیں "جو بڑتی ہوئی اہمیت، کو تسلیم کرے۔ فلینکن نے مزید کہا کہ انہیں